

Candidates who will use Urdu passage in lieu of Bengali must ask for original question paper on English Essay, Précis Writing, Composition and Translation, if not already supplied to them.

Urdu passage for Translation into English.

Translate the following passage into English: (any one)

(a) ۱۹۱۴: جنگِ عظیم اول اپنے عروج پر تھا۔ فلینڈرس میں فرانس کی سرحد پر ”جو“ اور ”شلم“ کے کھیتوں، جسے اکثر ”کوئی آدمی زمین“ کہا جاتا ہے۔ پر ایسا منظر پایا گیا جسے دنیا نے دیکھا جو ایک عجیب واقعہ سا سا نچھتا۔ جیسا کہ وہاں کرسمس تھا، جہاں پر ایک غیر سرکاری جنگ بندی چل رہی۔ اس لئے انگریزوں اور جرمن سپاہیوں نے اپنے خندقوں کو چھوڑ دیا اور باہر آ گئے۔ اچانک، اسی درمیان میں ان دونوں جنگ جو قوموں میں فٹ بال ایک انگریزی سپاہی نے نکالا۔ اور پلک جھپکتے ہی یہاں کی آب ہوا تبدیل ہو گئی، اسی درمیان گولیوں کی مہک کی جگہ پھولوں کی خوشبو مہکنے لگی تھی۔ یہ ایک سنہری دنیا تھی۔ دونوں طرف فوراً ڈوٹیمیں بن گئیں۔ اور پورے جوش و جذبے سے ایک فٹ بال میچ میں یہ سماں تبدیل ہو گیا۔ بعد میں کئی میچ ان دونوں ممالک کے سپاہیوں کے درمیان ہوئے، لیکن یہ پہلا میچ، جس نے تمام رکاوٹوں کو توڑ دیا تھا، جو ایک تاریخ ہے۔

(b) دو دہائیاں گزر چکی ہیں جب سے ہم اکیسویں صدی میں داخل ہوئے ہیں۔ ہندوستانی سائنس میں عظیم اور بیش بہا ترقی ہوئی ہے۔ جدید چیزوں کو ساتھ رکھا گیا، آرٹ اور کلچر آج ما بعد جدید کی دوڑ میں آگے بڑھ رہا ہے۔ پھر بھی، کیا اصول ہیں؟ جو ہندوستانی سماج کی بیداری کو اجاگر کرتے ہیں۔ آج کے تناظر میں یعنی آج کی تصاویر یہ ظاہر کرتی ہے کہ ہندوستان گہری پریشانی ہے۔ یہ سروے ہندوستان کی چھ ریاستوں کے جوانوں کے درمیان کیا گیا ہے، جو بتاتا ہے کہ ۵۹% فی صد لوگ یہ مانتے ہیں کہ آج بھی عورتوں کے لئے کام صرف گھر پر ہی۔ ۵۴% فی صد یہ محسوس کرتے ہیں کہ آخری فیصلہ عورتوں کے لئے گھر پر مرد ہی کیا کرتے ہیں۔ تقریباً ۳۱% فی صد یہ سمجھتے ہیں کہ عورتیں دوبار اپنی اہمیت بنا سکتے ہیں، اور ایک تہائی نوجوان یہ کہتے ہیں کہ عصمت دری کے مواقع عورتیں فراہم کرتی ہیں۔ یہ تصور ہمارے لئے ایک خطرے کی گھنٹی ہے جو سروے نے بتایا۔ جبکہ حقیقت کچھ اور ہے۔ یہ سب کند ذہن اشخاص کے لئے ہی جو ایسا سوچتے ہیں اور پندرہ اٹھارہ برس کے جو ہماری جوان شہری ہیں، جو مستقبل قریب میں ہمارے ذمہ داریوں کو بہ حسن و خوبی نبھائیں گے اور ہمارے سماج کو بہتر بنائیں گے ساتھ ہی اسے ترقی دیں گے۔